بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجتماعی قربانی کرنے میں ایک شریک کا کم پیسے ڈالنے سے قربانی کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اجتماعی قربانی میں ایک حصے دار کا کم رقم دینا کیسا؟

جواب

بڑے جانور (گائے، اونٹ وغیرہ) کی قربانی میں سات افراد تک شریک ہوسکتے ہیں، لیکن اس کے درست ہونے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ کسی بھی شریک کا حصہ ساتویں حصے (یعنی مکمل ایک حصے) سے کم نہ ہو۔ اس حکمِ شرعی کے مطابق پوچھی گئی صورت کا حکم درج ذیل ہے:

(1) اگر کوئی شخص کم رقم دے اور جانور میں اس کا حصہ ساتویں حصے سے کم رکھا جائے، تو نہ صرف اس کی بلکہ تمام شرکاء کی قربانی باطل ہوجائے گی، کیونکہ مشترکہ جانور میں کسی ایک شریک کا حصہ بھی ساتویں حصے سے کم ہو، تو شرعاً کسی کی قربانی نہیں ہوتی۔

(2) اگر کوئی شخص کم رقم دے، لیکن اس کے باوجود قربانی کے جانور میں اس کا مکمل ایک حصہ ہی رکھا جائے یوں کہ کوئی دوسرا شریک یا سب شرکاء مل کر اس کی بقایا رقم اپنی طرف سے ادا کردیں، تو اس صورت میں اس سمیت تمام شرکاء کی قربانی بالکل جائز ہوجائے گی۔

قربانی کے جانور میں کسی بھی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہیں ہوسکتا، چنانچہ علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں: ”ولو لا حدھم أقل من سبع لم یجز عن أحد“ ترجمہ: اگر ان شرکاء میں سے کسی ایک کا حصہ بھی ساتویں حصے سے کم ہو، تو کسی ایک کی طرف سے بھی قربانی جائز نہیں ہوگی۔ (درمختار، صفحہ 645، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اگر ایک شریک کم رقم دے اور اس کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہی رکھا جائے، تو قربانی جائز نہ ہونے کے متعلق علامہ ابو المعالی بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 616ھ/1219ء) لکھتے ہیں: ”اشترك ثلاثة نفر في بقرة على أن يدفع أحدهم أربع دنانير، والآخر ثلاثة دنانير، والآخر دينار، واشتروا بها بقرة على أن تكون البقرة بينهم على قدر رأس مالهم، وضحوا بها لم يجزیء؛ لأن نصيب أحدهم أقل من السبع“ ترجمہ: تین افراد ایک گائے میں اس طور پر شریک ہوئے کہ ان میں سے ایک شخص چار دینار، دوسرا تین دینار اور تیسرا ایک دینار دے گا اور انہوں نے اس کل رقم (آٹھ دینار) سے گائے اس بنیاد پر خریدی کہ جانور میں ان کا حصہ

ان کی رقم کے تناسب سے ہوگا۔ پھر انہوں نے اس گائے کی قربانی کی، تو یہ قربانی جائز نہیں ہوئی، کیونکہ ان میں سے ایک (یعنی ایک دینار دینے والے) کا حصہ ساتویں حصے سے کم بنتا ہے۔ (المحیط البرھانی، جلد6، صفحہ 99، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اگر مشترکہ جانور میں کسی اور شخص کو شریک کرلیا جائے اور اس کا ایک حصہ مکمل ہو، تو قربانی جائز ہے، ورنہ نہیں، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”ولو اشتراها ثلاثة وأشرك واحد رجلا في نصيبه فالثلث بينهما وجازت القربة، وإن أشرك في السبع جاز إن أجاز شركاؤه، وعند عدم الإجازة له سبع نصيبه فلم يجز“ ترجمہ: اگر تین افراد نے مل کر قربانی کا جانور خریدا اور پھر ان میں سے کسی ایک نے اپنے (تہائی) حصے میں ایک اور شخص کو بھی شریک کرلیا، تو وہ تہائی حصہ ان دونوں کے درمیان مشترک ہو جائے گا اور قربانی درست ہوگی (کیونکہ اس شریک کرنے والے اور جس کو شریک کیا گیا دونوں کا حصہ ساتویں حصے سے زائد بن رہا ہے) اور اگر اس نے نئے شخص کو صرف ساتویں حصے میں شریک کیا، تو باقی شرکاء کی اجازت کی صورت میں یہ درست ہو جائے گا، لیکن اگر شرکاء نے اجازت نہ دی، تو اس نئے شخص کو اس (حصہ دار بنانے والے کے حصے) کا ساتواں حصہ ملے گا (جو کہ مکمل جانور کے ساتویں حصے سے کم بنتا ہے)، لہٰذا یہ قربانی جائز نہیں ہوگی۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد5، صفحہ 305، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”گائے یا اونٹ میں دو سے سات تک شریک ہوسکتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ کسی طرح باہم حصہ کریں جبکہ ایک حصہ سے کم نہ ہو جائز ہے۔ ہاں اگر ایک نے سوا چھ حصے لئے دوسرے نے پون، تو وہ جانور نرا گوشت ہوگیا، قربانی و عقیقہ کچھ نہ ہوا، نہ اس پون والے کا نہ سوا چھ والے کا، کہ ایک حصہ سے کم میں تقرب نہیں ہوسکتا اور جب اس کے ایک جز میں نہ ہوا، تو کسی جز میں نہ ہوا اللہ عزوجل ہر شریک سے غنی ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ 457-458، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اپنی ہی رقم سے قربانی کرنا ضروری نہیں، بلکہ اگر کوئی دوسروں کی اجازت سے ان کی رقم سے بھی قربانی کردے، تو جائز ہے، چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے: ”ایک شریک اگر دوسرے شرکاء کے اذن سے زرِ مشترک سے جانور خاص اپنی قربانی کے لئے خرید کر اپنی طرف سے قربانی کرے، تو بلاشبہ جائز ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ 372، رضا فاونڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: FatwaQA-089

تاریخ اجراء: 04 ربیع الثانی 1448ھ/17 ستمبر 2026ء